

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن - لکھنؤ ۲۷۹

چوتھا ایڈیشن

از قلم

آیت اللہ العظمیٰ

سرکار سید العلما الحاج مولانا السید علی نقی الترقوی طاب ثراہ

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس لکھنؤ

قیمت: ۱-۵۰

التجا

سورہ فاتحہ پڑھکر اس کا ثواب عابد طباطبائی کے مرحوم والدین
بھائی بہنوں اور بھانجیوں کو بخش دیں

تعارف

مصائب حسینی میں پانی کی بندش اور شدت تشنگی ایک خاص
اہمیت رکھتی ہے۔ افسوس ہے کہ کچھ عرصہ سے ایک طبقہ اس مسلم
مسئلہ کو اختلافی بنانے کی کوشش میں مصروف ہے۔

سرکار سید العلماء مدظلہ کا یہ مقالہ جو اس سے قبل متعدد اخباروں
میں شائع ہو چکا ہے اور اب امامیہ مشین کی جانب سے کتابی
طور پر شائع کیا جا رہا ہے۔ اس واقعہ کو مسلم و متفق علیہ ثابت
کرنے کے لئے کافی ہے۔ خداوند عالم سے دعا ہے کہ وہ ہم سب
کو غیبت اور بہتان کے غدا سے بچائے۔

خادم ملت

عابد طباطبائی

دسمبر ۱۹۹۳ء

انجیری سکریٹری امامیہ مشین

آرام گاہ سید العلماء مولانا علی نقی روضہ

عقب مسجد حسین چوک

لکھنؤ



سرکارِ عمدۃ العلما، طالب ثراہ اور نئے صاحبِ آئینہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة على سيد المرسلين
والله الطالحون

کہ بلایا زمین کرب و بلا پر شہید راہ حق حضرت امام حسینؑ نے جو مضارب داشت
کے وہ تاریخ انسانی میں اپنی آپ فطرت میں غر زند رسولؐ نے حفاظت اسلام کے لئے
جن مظالم کا مقابلہ کیا ان کا تصور بھی انسان کے لرزہ اندام کرنے کیلئے کافی ہے۔
ان تمام مصائب کے دفع پر قدرت کے باوجود صرف اصول کی خاطر، صرف
حق کی حفاظت کے لئے، صرف دین خدا کے قائم رکھنے کی غرض سے اٹھانا اور
ایک لمحہ کے لئے پائے ثبات میں لغزش نہ آنے دینا، صرف حسینؑ کا کام تھا، نہ تحریر
سطور میں صرف ایک مصیبت کا تذکرہ مقصود ہے۔ جو مصائب مظلوم کر بلا میں
ایک خاص نمایاں حیثیت رکھتی ہے اور وہ "پاس" ہے۔ خود اپنی پیاس، پھر
اصحاب انصار کی پیاس، اور پھر اعزاء و اقربا کی پیاس اور پھر چھوٹے چھوٹے بھائیوں کی
پیاس، یہ وہ مصیبت تھی جسے حضرت امام حسینؑ کے مصائب میں ہمیشہ ایک نمایاں
حیثیت حاصل رہی، اور اس وقت بھی متفقہ طور پر حاصل ہے۔

(۱)

حضرت امام حسینؑ پر پانی بند کئے جانے کی پیش بندی اسی وقت ہوئی کہ جب
دوسری محرم کو ابن زیاد کا قاصد حر کے پاس پہنچا اس مضمون کا خط لیکر کہ لازم ہے کہ
جہاں پر تم کو یہ خط پہنچے وہیں پر حسینؑ کو آگے بڑھنے سے روک دے۔ اور انھیں ایسی
جگہ قیام کرنے پر مجبور کر دے جہاں آب گیاہ موجود نہ ہو اور نہ کوئی قلعہ جائے پناہ ہو،

اس کا نتیجہ تھا کہ سردار ہوا اور جب امامؑ نے فرمایا کہ ہم کو ذرا آگے بڑھ کر اس قریہ میں قیام کرنے دو جس کا نام "غاضریہ" ہے یا اس دوسرے قریہ میں جس کا نام "شفیہ" ہے تو حرم نے کہا کہ مجھے اس کا اختیار نہیں ہے۔ مجھے تو حکم ہے کہ میں آپ کو ایسے چٹیل میدان میں اتاروں جہاں آب گیاہ نہ ہو مظلوم کربلا آخر کربلا میں قیام کرنے پر مجبور ہو گئے۔
(الاخبار الطوال ص ۴۴۹) (۲)

www.kitabmart.in

حضرت امام حسین علیہ السلام کے خیام کو نہر سے دور پیا کرانے کی کوشش جس منصوبہ کی تکمیل کے لئے تھی وہ ساتویں محرم کو پورا کر دیا گیا جب ابن زیاد کا خط عمر سعد کے پاس آیا کہ امام حسینؑ پر پانی بند کر دو۔ اور ایک قطرہ ان تک پہنچنے نہ پاسے ابو خنیفہ دینوری نے لکھا ہے: و ذالک قبل مقتله بثلاثة ایام فمکت اصحاب الحسین عطاشی۔ یہ حضرتؑ کی شہادت سے تین دن پہلے کا واقعہ ہے اس کے بعد سے اصحاب امام حسینؑ پیاسے رہے۔ (الاخبار الطوال ص ۲۵)

(۳)

اب حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے اہل حرمؑ اور اطفال کو جو شدت عطش کی سخت تکلیف برداشت کرنا پڑی اس کا مظاہرہ برابر ہوتا رہا فطری تاثر کی تحریک سے بھی اور دشمن کے جذبۂ النسیئت کی آرائش اور دنیا کو اس کے متعلق صحیح رائے قائم کرنے کا موقع دینے کے لئے بھی مختلف صورتوں سے۔

(۱)

کبھی بربر ہدانی کی تقریر جو "ابصار العین فی انصار الحسین" میں ذیل کے الفاظ میں نقل کی گئی ہے: لما بلغ من الحسین العطش ما شاء الله ان يبلغ استاذن بریر الحسین علیہ السلام فی ان یکلوا القوم فوق قریہ صہم و نادى ان الله بعث بالحق محمداً البشیرا و نذیراً و داعیاً الی الله باذنه و سرّاً

منیراً و هذا ماء الفرات تقع فيه خنازير السواد وكلابها وقول جیل بینہ
 و بین ابن رسول اللہ الفجاء محمد لہذا فقالوا یا بویوقد اکثرت الکلام
 فاکف فواللہ لیعطش الحسینؑ کہا اعطش من کان قبلہ جبل نامین کی
 پیاس اس انتہائی درجہ تک پہنچی جسے اللہ جانتا ہے تو بربر نے امام حسینؑ سے اجازت
 چاہی کہ وہ اس جماعت سے جا کر گفتگو کریں چنانچہ وہ جا کر ان کے نزدیک کھڑے ہوئے
 اور پکار کر کہا کہ اللہ نے حضرت محمد مصطفیٰؐ کو حق کی تبلیغ کے لئے بشیر و نذیر اور اللہ کی
 طرف اس کے حکم سے دعوت دینے والا اور چراغ روشن بنا کر بھیجا (تم اپنی ہی کاکلمہ پڑھتے ہو)
 اور یہ فرات کا پانی سامنے ہے کہ جس میں عراق کے رنگ و خاک گرتے اور لوٹتے
 ہیں لیکن اس کو فرزند رسولؐ سے روک دیا گیا ہے کیا حضرت محمد مصطفیٰؐ کا یہی صلہ تھا؟
 ان لوگوں نے کہا اے بربر بس تم بہت باتیں کر چکے بجز احسینؑ اسی طرح پیاسے کھنے جائیں گے
 جس طرح اس کے پیسے عثمان کو پیاسا رکھا جا چکا ہے۔

www.kitabmart.in

(۲۱)

کبھی خرنے جو فوج دشمن سے جدا ہو کر آیا تھا تھوڑی دیر کے قیام میں جو حضرت
 امام حسینؑ کے پاس ہوا اس تکلیف کا احساس کیا اور فوج دشمن کے سامنے جا کر وہ
 تقریر کی جسے مجدد مذہب اثنا عشر علیؑ اس القرآن الحادی عشر علامہ مجلسی طاب ثراہ
 نے بحار الانوار میں حسب فیل الفاظ میں درج فرمایا ہے جلا تمود و نساء و صبیہ
 و اصحابہ عن ماء الفرات الجاری الذی یشربہ الیہود و النصرانی و تمرد
 فیہ خنازیر السواد و کلابہ فہا ہم قد ہدہ ہم العطش بشما خلفتمو محمدؐ
 فی ذریبتہ لا متقا کو اللہ یوم الظماء تم نے حسینؑ کو ان کے اہل گم کو ان کے بھائی
 اور ان کے اصحاب کو روک کر اپنے فرات کے پتے بوئے پانی سے جسے یہودی اور عیسائی پکارتے
 ہیں و عراق کے سوار اور کتے جس کے اندر لوٹتے ہیں گم کو ان کو گولی کی یہ حالت ہے کہ پیاس

ان کو بے حال بنا رکھا ہے کیا برا ملوک کید ہے تم نے حضرت محمد مصطفیٰ کے بعد انکی اولاد
خدا تمھیں (قیامت والے) تشنگی کے دن میں سیراب ہونا نصیب نہ کرے۔

مذکورہ الفاظ میں صرف امام حسینؑ نہیں بلکہ ان کے اہل حرمؑ اور اطفالؑ اور
ان کے ساتھ اسی فوج کی بھی پیاس اور شدت تشنگی سے جاں بلب ہونے کا تذکرہ موجود ہے۔

(۱۳)

www.kitabmart.in

اس عطش کی تکلیف کا ایک مظاہر تھا جو اس صورت میں ہوا کہ جو ان فرزندِ علیؑ (اکبر) سید
جہاد میں شجاعت کا حق ادا کر کے باپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک خاص انداز میں
اپنی پیاس کی شدت کا اظہار کیا اور امام حسینؑ نے ایک خاص دروازے پر تھپڑ مار کر فرمایا
آب کو ظاہر فرمایا۔ اس کے الفاظ مختلف ہیں۔ جناب سید ابن طاووسؒ "ہوف" میں تحریر
فرماتے ہیں: رجع الی ابیہ وقال یا ابت العطش قد قتلنی وقل الحدید
قد اجد فی فہل الی شربۃ من ماء سبیل فبکی الحسینؑ وقال واغوثا ویا بنی
قاتل قلیلاً فما السوء ما تلقی جلدک محمد فیسقیات کا سہ الا و فی
علیؑ اپنے والد بزرگوار کے پاس واپس ہوئے اور کہا اے بابا پیاس نے مجھے مار ڈالا اور
گرائی آہن نے مجھ کو خستہ حال کر دیا تو کیا تھوڑا سا پانی کہیں سے مل سکتا ہے؟ امام حسینؑ
نے گریہ فرمایا اور کہا والے کیسی تھوڑی دیر اور جنگ کرو بہت جلد تم اپنے جد بزرگوارؑ کے آسمان
کی خدمت میں پہنچو گے اور وہ تم کو اپنے جام سے سیراب فرمائیں گے۔

علامہ مجلسیؒ طاب ثراہ کے الفاظ یہ ہیں:-

مر وی انہ قتل علی عطشہ ماء دعشرین مرحلاً ثم رجع الی ابیہ
وقد اصابته جراحات کثیرة فقال یا اباہ العطش قد قتلنی وقل الحدید
اجھد فی فہل الی شربۃ من ماء سبیل القدی بہا علی الاعلاء فبکی الحسینؑ
وقال یا بنی یعز علی محمد وعلی علی بن ابیطالب وعلی ان قد دعواہم فلا یجسروا

وَلَسْتَ غَيْثٌ بِهِمْ فَلَا يُغْلِثُوا لَكَ يَا بَنِي هَامَات لَسَا زَكِيًّا فَاحْذِرْ بِلِسَانِهِ فَمَضَاهُ
وَدَفَعَ إِلَيْهِ خَاتَمَهُ وَقَالَ أَمْسِكْهُ فِي فَيْكٍ وَارْجِعْ إِلَى قَتَالِ عَدُوِّكَ فَإِنِّي
أَجْرَانِدُكَ إِلَّا تَمْسِي حَتَّى يَسْقُبَكَ جَدُّكَ بِكَاسِهِ الْإِثْمِ فِي شَرِبَةٍ لَا تَقْطُرُ
بَعْدَهَا أَبَدًا۔ (بخاری الاوارجلہ دوم)

www.kitabmart.in

روایت میں ہے کہ علی اکبرؑ نے باوجود اتنی پیاس کے ایک سو بیس آدمی قتل کئے پھر
اپنے پیر بزرگ کوؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس حالت میں کہ بہت سے زخم ان کو آچکے تھے۔
کہا اے بابا پیاس نے مجھے مار ڈالا۔ اور گرائی آہن نے تھکا دیا کیا کوئی صورت ہے کہ ایک
تھوڑا سا پانی پینے کو مل جائے جس سے مجھے دشمن کے مقابلہ میں قوت حاصل ہو جائے۔ امام
روئے اور فرمایا اے بیٹا دشوار ہے رسولؐ اور علی مرتضیٰؑ پر اور مجھ پر کہ تم مڑ جاؤ اور ہم
سرد نہ کر سکیں، اور تم فریاد کرو اور ہمیں فریاد دہی کا موقع نہ ملے۔ اے بیٹا اپنی زبان میرے منہ
میں دو حضرت نے علی اکبرؑ کی زبان اپنے دہن میں لے لی۔ اور اپنی انگلی علی اکبرؑ کو دی اور
فرمایا اسے اپنے دہن میں رکھو اور دشمن سے جنگ کرنے کو واپس جاؤ مجھے امید ہے کہ شام
بچنے یا نیکی کے کٹھن میں تمہارے جد بزرگ کو اپنے جام سے سیراب فرمائیں گے جس کے بعد بھی پیاس نہ ہوگی۔
(۴)

اطفال امام کی عطش ہی کا دردناک منظر تھا جسے دیکھ کر حضرت ابوالعباسؑ مشک
فکری پانی لینے کو گئے اور خود اپنی پیاس کا تقاضا تھا کہ دریا کے اندر پہنچ کر روزِ عاشوراؑ جلوس
پانی لیا اس طرح کہ جیسے پینے کا ارادہ ہے اور پھر امام حسینؑ کی پیاس کی یاد دہری گئی
جسکی بنا پر وہ پانی ہاتھ سے پھینک دیا۔ علامہ مجلسی طاب ثراہ تحریر فرماتے ہیں:-
قَالَ الْحُسَيْنُ فَاطِلٌ لَّهُوَ آءُ الْاَطْفَالِ قَالَا هَذَا الْمَاءُ بَذَّ هَبِ
الْعَبَّاسُ وَوَعْظُهُمْ وَحَذَرُهُمْ فَلَمْ يَدْفَعُوهُ فَرَجَعَ إِلَى اخِيهِ فَاحْبَرَهُ فَمَسَعَ
الْاَطْفَالُ مَنَادِينَ الْعَطَشِ الْعَطَشِ فَرَكَّ فَرَسَهُ وَاحْذَرَهُ مَحْجَهُ وَالْقَرِيْبَةَ

وقصد نحو الفرات فاحاط به اربعة الاف ممن كانوا من كلين بالفرات
 و امرته بالنبال فكشفهم وقتل منهم على ما روى ثمانين رجلا حتى دخل الماء فلما
 اراد ان يشرب غرقة من الماء ذكر عطش الحسين واهل بيته فرمى الماء الخ

امام حسینؑ نے فرمایا جاؤ اور ان بچوں کیلئے تھوڑا سا پانی مانگو جناب عباسؑ گئے اور ان
 لوگوں کو نصیحت بھی کی اور ڈرا بھی مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ عباسؑ اپنے بھائی کی خدمت میں
 واپس آئے اور نتیجہ کی اطلاع دی اسکے بعد بچوں کی آواز کان میں آئی کہ وہ اس عطش
 کی آواز بلند کر رہے ہیں بس رہنمائی تھا کہ جناب عباسؑ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اپنا نیزہ لیا
 اور مشکلی اور فرات کی طرف توجہ ہوئے۔ چار ہزار آدمیوں نے اس لشکر کے جو فرات
 پر مقرر تھے اگر گھیر لیا اور تیر برسنا شروع کئے آپنے انکو ہٹا دیا اور جیسا کہ ایک روایت میں ہے
 اسی آدمی ان میں سے قتل کئے یہاں تک کہ فرات کے اندر پہنچ گئے۔ جب چاہا کہ چلو پانی
 کا پیئیں امام حسینؑ اور ان کے اہل حرم کی پیاس یاد آگئی، پانی ہاتھ سے پھینک دیا۔

www.kitabmart.in

(۵)

امامؑ اور آپ کے ساتھ آپ کے باؤ فافس کی تشنگی اور اسکے باوجود وفاداری کا ایک
 حیرت خیز مظاہرہ وہ بھی تھا جب تمام اعزاء و اقرباء انصار کی شہادت کے بعد خود امامؑ
 میدان جہاد میں تشریف لائے اور تلوار لیکر حملہ فرمایا، اور فوج دشمن منتشر ہوئی اس
 موقع پر علامہ مجلسی طاب ثراہ تحریر فرماتے ہیں:-

واقحم الفاس على الفرات فلما ادلغ الفرس براسه يشرب قال
 انت عطشان وانا عطشان، والله لا ذقت الماء حتى تشرب فلما سمع الفرس
 كلام الحسين مال راسه ولم يشرب۔

حضرتؑ نے گھوڑا فرات میں ڈال دیا اور گھوڑے کے سر کو پانی کی طرف جھکا دیا
 کہ وہ پانی پی لے اور فرمایا کہ تو بھی پیسا ہے، اور میں بھی پیسا ہوں۔ مگر تجھ میں پانی کو

چکھوں گا، نہیں، جب تک تو نہ پی لے گا۔ جب گھوڑے نے امام حسینؑ کا کلام
اپنا سراہ سنا کر لیا اور پانی نہیں پیا۔

(۶۱)

www.kitabmart.in

ایک مشاہیر اسی عطش کا وہ بھی تھا جب آپ امام حجت کیلئے ایک ایک
سوال آب کرتے تھے، اور دشمن اپنی بے رحمی سے انتہائی سخت ناکوار الفاظ
میں آپ کے سوال کو رد کرتا تھا، یہاں تک کہ اسی سلسلہ میں ایک دفعہ غیرت حق کو
جوش آیا ہے، اور اعجاز امت سے دشمن پانی پانی کہتا ہوا ہلاک ہوا ہے۔
مجلسی طاب ترہ فرماتے ہیں:-

وجعل الحسين يطلب الماء وشمر لعنه الله يقول والله لا تره
او ترد النار فقال له رجل الا تری الى الفرات يا حسين كاذبه بطون
الحیات والله لا تذوقه او تموت عطشا فقال الحسين اللهم امته عطشان
قال والله لقد كان هذا الرجل يقول اسقوني ماء ايرق بماء فيثرب حتى يخرج من
فيه ثم يقول اسقوني قلتي العطش فلم يزل كذا الله حتى مات۔

امام حسینؑ پانی طلب فرمانے لگے اور شمر ملعون جواب میں کہنے لگا، نجد اتم پانی نہیں مل
کر سکتے، مگر یہ کہ (معنا واللہ) آگ تک پہنچو۔ ایک شخص نے کہا کیوں حسینؑ افرات کی طرف
نہیں دیکھتے ہو، یوں چمکے ہی ہے جیسے سانپ کا پیٹ، نجد اتم اسی پانی کو نہیں چک سکتے
سوائے اسکے کہ پیاس سے مر جاؤ۔ امام حسینؑ نے بارگاہ الہی میں غرض کی کہ خداوند اسے
پیاس ہی دنیا سے اٹھا۔ راوی کہتا ہے کہ نجد اس شخص کی حالت تھی کہ وہ کہتا تھا کہ مجھے
پلاؤ۔ پانی پلا یا جاتا تھا وہ پیا تھا اتنا کہ سوتے پانی اگلنے لگتا پھر کہتا تھا کہ پانی پلاؤ مجھے پیا کہ
نے مار ڈالا۔ یہی اس کی حالت تھی یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو گیا۔

(۶۲)

حضرت امام حسینؑ کی شہادت کے بعد مصائب امام حسینؑ کے تذکرہ کو قائم رکھنے

ہائے، اور اس نام کو زندہ رکھنے والے، وہ اہل حرم تھے۔ انھیں حضرت اپنے مقصد تہجد
 کی تکمیل کیلئے اپنے ساتھ لائے تھے اور ان کی سرگروہ جناب نبی سلام اللہ علیہا کھین
 آپ شہادت امام کے دوسرے ہی دن گیارہویں محرم کو متقل شہداء سے اپنے مظالم
 بھائی، اور دوسرے عزیزوں کے لاشوں کی طرف سے گزرنے کی حالت میں، جبراً
 پڑھا ہے وہ اب تک محفوظ ہے، اس مرقعہ میں آپ نے فہرست مصائب میں
 پیاس کا مستقل حیثیت سے تذکرہ کیا ہے۔ فرماتی ہیں:-
 www.kitabmart.in

بابی المہموم حسی قضی بابی العطشان حسی ہضی۔ میرا پٹا تھرا اس پر
 جو مرتے دم تک بچا کھانا رہا۔ میرا پٹا فدا اس پر جو آخر وقت تک پیاسا رہا۔
 سید ابن طاووسؒ نے "ابوف" میں اور علامہ مجلسیؒ نے بحار میں ان فقرات کو نقل کیا
 (۸)

اسی کا نتیجہ تھا کہ اس نصبت کا احساس عزیزوں سے اور حاضر الوقت افراد سے
 آگے بڑھ کر غیروں تک پہنچا اور انھوں نے جب نصبت سید شہداءؒ پر اظہار اثرات
 کیا تو پیاس کا خاص طور پر ذکر کیا۔ علامہ ربیع ابن طاووسؒ تحریر فرماتے ہیں:
 ممدی ان بعض فضلاء القابعین لما شاہدوا راس الحسینؑ بالشام
 احفی نفسہ شہداءہم جمیع اصحابہ فلما وجدوا بعد ان فقدوا مآوہ
 من سبب ذلک فقالوا لرب ما نزل بنا والشیء یقول۔

جاوہر اسلک بابین بنت محمد۔ ہر قولہ لامدہ ما عہ تر میلہ
 تابعین کے طبقے میں سے ایک بے مثال شخص نے جب امام حسینؑ کے سر کو شام میں دیکھا
 تو بہت بھرپور اپنے تمام ساتھیوں سے وہ روپوش ہو گئے۔ لوگوں نے جب پوچھا
 ان ملاقات کی اور اس روپوشی کا سبب، دریافت کیا تو انھوں نے کہا ہم نے کچھ نہیں سمجھا
 کیا نصبت ہو گئی۔ اور رہا شواہد جسے اے رسولؐ کے نواسے آپ کا سر لگا دیا۔

اس طرح کہ وہ سر اس خون میں اغشته ہے۔ ان ہی اصغاریں ایک صریح گواہی دے
 قتلوا عطشنا ولما یرقبوا فی قتلک التادیل والذنب لا
 ان لوگوں نے آپ کو پیاسا شہید کیا اور آپ کو قتل کرنے میں تادیل و تنزیل
 قرآن کا کوئی پاس و لحاظ نہیں کیا۔

www.kitabmart.in

علامہ سید محسن عالمی تخریر فرماتے ہیں کہ اندر بزرگ کا نام خالد بن میدان تھا۔
 (اتناء اللائم علی اقامة الماتمة مطبوعة صیدا ۱۳۵۱ھ)

ظاہر ہے کہ یہ وقت وہ تھا جب اہل حرم بھی اسیر تھے، دشمنوں کا ظلم و تشدد
 اپنی پوری طاقت پر تھا اور واقعات کر بلا کے تذکرہ کی اشاعت آزادی کے ساتھ
 ممکن نہ تھی۔ پھر پیاس کی مصیبت کا تذکرہ اتنا بھی پھیل چکا تھا کہ دشمن کے غیر متعلق
 اشخاص بھی اس سے واقف ہو گئے تھے۔

یہ بھی کھل ہوئی بات ہے کہ دشمن میں سر مبارک کی اغشته بخون لایا جانا جس کا ذکر پہلے تحریر
 ہے یہ تو مشاہدہ سے معلوم ہو سکتا تھا، لیکن پیاسا شہید ہونا جو کر بلا کا واقعہ تھا، تمام میں کافی
 اطلاعات کے بغیر معلوم نہیں ہو سکتا تھا، اور یہ اطلاعات دوستوں ہی کی زبان سے
 نہیں، بلکہ خود دشمنوں کی زبان سے مشہور ہوئے تھے۔

(۹)

یہ مصیبت اتنی متواتر مسلم اور شیعی کہ دشمن کے سامنے مقابلاً احتجاج میں پیش کی جاتی تھی، اور
 اسے انکار کی گنجائش نہ تھی۔ چنانچہ واقعہ کر بلا کے بعد ابن عباسؓ نے ایک خط لکھا ہے زیر کو جسے
 ابن کثیر نے کامل میں شفیق بن سالم کی روایت درج کیا ہے، اور دوسرے اہل بیتؑ نے بھی اسکا تذکرہ کیا ہے
 اس طولانی خط میں حسب ذیل الفاظ بھی موجود ہیں۔

فما قتل حسینا و فتيان عبد المطلب صابغہ الہدی و نجوم الاعلام غادر تھو
 خذک بامرک فی صعيد واحد مہلین بالدماء مسلوبین بالعرء مقتولین

www.kitabmart.in

عن الصادق عليه السلام انه قال ان زين العابدين عليه السلام
بکی علی ابیہ اربعین سنیۃ صائمًا نہارًا وقائمًا لیلہ فاذا حضوا الافطار
جاء غلامہ بطعامہ وشربہ فیضعہ بین یدیه فیقول کل یا مولای
فیقول قتل ابن رسول اللہ جالعا قتل ابن رسول اللہ عطشانا۔ امام جعفر صادق
نے فرمایا کہ امام زین العابدینؑ اپنے پدر بزرگوار کو چالیس برس روئے در حالیکہ
دن کو روزہ رکھتے تھے، اور رات بھر نمازیں پڑھتے تھے، جب افطار کا وقت
آتا تھا اور آپ کا غلام کھانا اور پانی لیکر حاضر ہوتا تھا اور آپ کے سامنے رکھتا
تھا اور عرض کرتا تھا کہ نوش فرمائیے تو حضرتؑ فرماتے تھے۔ افسوس رسول کا فرزند
مجھ کو کا شہید ہوا رسول کا فرزند پیاسا شہید ہوا۔

(11)

امام جعفر صادقؑ کا عہد شہادت و شیعہ کی اشاعت کے لحاظ سے ایتنا بڑا تھا ہے اس وقت
جہاں ذکر امام حسینؑ، اقامت مجالس اگریہ و بکا وغیرہ کی طرف دعوت دینے میں ہتمام کیا
گیا خصوصاً عید عرشہٴ حسینؑ کی مناسبت سے کئی کئی کھانے پینے کی باتیں

علامہ مجلسی طاب ثراہ تحریر فرماتے ہیں :-

عن داؤد الرقی قال کنت عند ابی عبد اللہ ^ع از استسقی الماء فلما شربه دایمہ قد استعبراً عن ودقت عیناه بدموعه ثم قال لی یاد اءود لعن اللہ قاتل الحسینؑ فما من عبد شرب الماء فذكر الحسینؑ ولعن قاتله الا کتب اللہ له مائتۃ الف حسنة الخ داؤد رقی کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں تھا۔ آپ نے پانی مانگا۔ جب نوش فرمایا تو میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا اُکسے۔ پھر فرمایا اے داؤد خدایا امام حسینؑ کے قاتل پر لعنت کرے، جو بندہ مومن پانی پی کر امام حسینؑ کو یاد کرے اور حضرتؑ کے قاتل پر لعنت کرے خداوند عالم ایک لاکھ نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھتا ہے۔

www.kitabmart.in

(۱۲)

قرنی ہاشم حضرت ابو الفضل العباسؑ کی اولاد میں فضل بن محمد بن فضل بن حسن بن علی بن ابی طالبؑ بن عباسؑ تھے جنہوں نے اپنے جد بزرگوار جناب عباسؑ کا ایک مڑیہ کہا ہے، اس میں پیاس کا خاص طور پر تذکرہ ہے۔

انی لا ذکر للعباس موقوفہ بکسبلاء وہام القوم یختطف
یحیی الحسینؑ ویحمیہ علی ظمأ ولا یولی ولا یشی فیختلہن
یعنی مجھے یاد آتا ہے عباسؑ کا منظر کہ بلا میں جبکہ دشمنوں کے سر و کمر وہ تھجیب تھجیب کر
اُڑا رہے تھے حسینؑ کی نصرت و حمایت کر رہے تھے پیاس کے عالم میں مژدہ بھر
میدان سے پیچھے نہ ہٹتے تھے۔ (البصار الین مطبوعہ نجف ۱۳۱۷ و اقیاع اللام مطبوعہ عید)

(۱۳)

امام رضا علیہ السلام کے دربار میں وکیل خزاہی نے جو مڑیہ پڑھا اس کے پہلے شعر میں اس مصیبت کا تذکرہ موجود ہے :-

” اے حضرت فاطمہؑ آپ حسینؑ کو دیکھتیں خاک و خون میں آلودہ اس حالت میں کہ وہ نہر فرات کے کنارے پیاسے دنیا سے گئے تھے۔“
 آگے بڑھ کر اس مثنوی میں یہ دو شعر ہیں :-

www.kitabmart.in

قبور بجانب النہر من ارض کربلا مغمضہم فیہا البشعرا ت
 قوافی عطاشی بالفرات فالتی توفیت فیہم قبل جیل و فانی
 نہر فرات کے کنارے زمین کربلا پر کچھ قبریں ہیں۔ وہ دنیا سے جانے والے پیاسے
 فرات کے کنارے اٹھ گئے کاش میں بھی ان کی نصرت میں اپنی جان تیار کرتا۔

(۱۴۲)
 وعل کا ایک اور مثنوی جس کا مطلع یہ ہے :-

ہلا بکیت علی الحسینؑ و اہلہ - ہلا بکیت لمن بکاہ محمدؐ
 (یعنی) کیوں نہیں روتے تم حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کو، کیوں نہیں
 روتے اس کو جس پر حضرت محمد مصطفیٰؐ نے گریہ فرمایا۔
 اس مثنوی میں آگے بڑھ کر وہ کہتے ہیں :-

کیف القراہ فی السبا یا زینب قد عولق طحارۃ یا احمد
 یا جدد ان الکلب لیشرب امننا دیاد نحن عن الفرات نطرد
 کس طرح قرار آئے جب کہ قیدیوں میں زینبؑ ایسی معظّم ہوں اور انتہائی
 سوزش دل سے پکار رہی ہوں اے محمد مصطفیٰؐ اے نانا! پانی کتنے تکا طہنان سے
 چیں خوب میرا اب ہو کر اور ہم فرات سے روک دیئے جائیں!!
 (۱۵)

چوتھی صدی ہجری کا زمانہ وہ ہے جب سلاطین دیالمہ وغیرہ کا اقتدار تھا اور شعرائے
 الحبشیت کثرت سے پیدا ہو گئے تھے۔ اب امام حسینؑ کا تذکرہ ہر لب پر تھا۔ اور
 اس تذکرہ میں تشنگی کا بیان ضرور ہوتا تھا۔

ایک طرف شعر الطالبین سعدیؒ کا ہے امام حسینؑ کے عہد میں مثنوی کتنی ہیں کا مطلع :-

اس میں فرماتے ہیں:-

لعمريذوقوا الماء حتى اجتمعوا محمد بن السيف بن علي بن الردي

”کر بلا کے شہیدوں کو پانی کا ایک قطرہ نہیں ملا، یہاں تک کہ وہ سب تلواروں کی
دھار سے گزر کر موت کے گھاٹ پر پہنچے۔“

www.kitabmart.in

دوسری طرف کافی الکفاد صاحب امن عباد کہتے ہیں:-

منعه شربته واظير قد اسروا صداها

”ان ظالموں نے امام حسینؑ پر پانی بند کر دیا حالانکہ طائر تک پیاس اپنی کھچا

رہے تھے اسی دور کے ایک مشہور شاعر اسی تھے۔ ان کے اشعار ہیں:-

لست النسي النساء في كربلا وحسبنا ظلام فريدا وحيدا

ساجد يلثم الثعري وعليه قبض الهندس كع وسجود

يطلب الماء والفرات قريب ومري الماء دود وعنده بعيد

”کر بلا کا وہ دردناک منظر نہیں بھولنا جب حسینؑ پیاسے تھے اور کیا تو نہایت تھے“

زمین پر سجدہ خالق میں جھکے ہوئے تھے اور تلواریں ان پر رکوع و سجود کر رہی تھیں۔

وہ پانی مانگ رہے تھے اور فرات ان سے قریب تھی مگر پانی ان سے بہت دور نظر آتا تھا

اسی دور کے ایک شاعر موبسی نے کہا ہے:-

لهفي على السبط وما ناله قد مات عطشا ما مكرت له

”مجھے افسوس ہے رسولؐ کے نواسے کا جو پیرا سناشنکی کی تکلیف میں

دنیا سے اٹھ گیا۔“ انہی کا دوسرا شعر ہے:-

اذوق مري الماء و ابني محمد لعمري ذوقا للمنون اذيقا

”کیا میں پانی سے سیراب ہوں اور رسولؐ کا فرزند زنیانی سے سیراب نہ ہوں

”کیا میں نے ذوق مری الماء دیا ہے اور ابھی محمدؐ کے ذوق مری الماء دینا ہے۔“

ایک اور شعر ہے:-

وجاء شمس الیہ حتی حبة عذ الموت وهو صا د
”خبر آیا ان کے قریب یہاں تک کہ ان کو موت کا ساغر پلایا دریا خالی کے

www.kitabmart.in

وہ پیاسے تھے۔“ عوفی شاعر نے کہا ہے:-

یا بانی النفس طمأنا ما تووا ولعیشی لوالہب احا
میرا باپ فدا ہوا ان پیاسے نفوس پر جو شہید ہو گئے۔ اور پانی سے
سیراب نہ ہوئے۔ اسی شاعر نے دوسرے مرتبہ میں یوں کہا ہے:-

لما انفس لوما للحسین وقد ثوی باطف مسلوبا لرداء صریحا
ظما من ماء الفرات مدطشا دیاں من غصصا لحتوف لقیعا

میرا لی ماء الفرات بطرفہ فیراہ عنہ محتر ما ممنوعا
”نہیں بھولا ہوں وہ دن جب حسینؑ نے خاک کر بلا پر آرام کیا اس طرح کہ لباس

ان کا لوٹ لیا گیا انفس وہ فرات کے پانی سے پیاسے رہے اور موت کے ساغر سے سیراب
تھے وہ فرات کے پانی کو بغور دیکھتے تھے تو اسے اپنے لئے حرام اور ممنوع پاتے تھے۔

ظاہر ہے کہ ان ابتدائی صدیوں میں جبکہ سلطنت ہلال کا ہجر موالیان اہلبیت کو تذکرہ
اہلبیت کے اظہار سے مانع تھا جب تشنگی امام حسینؑ کا تذکرہ اس تو اتر کے درجہ تک پہنچا

ہوا نظر آتا ہے تو بعد کی صدیوں میں جب مظالم کربلا کے تفصیلات کی اشاعت میں بہت
اضافہ ہو گیا تشنگی امام کی نمایاں مصیبت کب مخفی رہ سکتی تھی، چنانچہ وہ ہر دور میں اپنی

اس متواتر اور قطعی حیثیت پر مبنی رہی، اور آج بھی بانی ہے۔ اور کربلا کے دلزدہ
جگر سوز واقعو کے خصوصیات میں ایک نمایاں درجہ رکھتی ہے۔

پبلشر عابد طباطبائی، آنرری سکریٹری امامیہ سن۔ لکھنؤ۔ ۲